عجوہ کھجور کی فضیلت !

ماہنامہ بینات، شوال المکرّم، ۱۴۳۰ھ

عجوہ کھجور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب ترین کھجوروں میں تھی، یہ مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً کی عمدہ ترین، انتہائی لذیذ، مفید سے مفید تر، قیمتاً بہت ہی عالی اور اعلیٰ قسم کی کھجور ہے۔

حدیث میں اس کے متعلق آیا ہے کہ یہ جنت کی کھجور ہے، اس میں دوران سر سے، قلب مرض سے شفا کا ہونا وارد ہے، صحیح حدیث میں آیا ہے کہ: ”نہار منہ اس کے سات عدد کھانے میں زہر اور سحر سے حفاظت ہوگی۔“

علمائے کرام نے لکھا ہے کہ اس کھجور کا درخت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست بابرکت سے لگایا، اس مضمون میں اسی بابرکت کھجور کے متعلق چند باتیں جمع کی گئیں ہیں، حق تعالیٰ اس حقیر کاوش کو مفید ونافع بنائے اور راقم کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

عجوہ کھجور کی تاثیر سحر وزہر سے حفاظت:

”عن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ ا یقول: من تصبح بسبع تمرات عجوۃ لم یضرہ ذلك الیوم سم ولا سحر“۔ (۱)

ترجمہ: ”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲) کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص صبح کے وقت کوئی اور چیز کھانے سے پہلے سات عجوہ کھجوریں کھائے گا، اس کو اس دن کوئی زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچائے گا“۔

تشریح: عجوۃ مدینہ منورہ کی کھجوروں میں سے ایک قسم ہے، جو صیحانی (۳) سے بڑی اور مائل بہ سیاہی ہوتی

ہے، یہ قسم مدینہ منورہ کی کھجوروں میں سب سے عمدہ اور اعلیٰ ہے۔

’’زہر‘‘ سے مراد وہی زہر ہے جو مشہور ہے (یعنی وہ چیز جس کے کھانے سے آدمی مر جاتا ہے) یا سانپ، بچھو اور ان جیسے دوسرے زہریلے جانوروں کا زہر بھی مراد ہوسکتا ہے۔

مذکورہ خاصیت (یعنی دافع سحر وزہر ہونا) اس کھجور میں حق تعالیٰ کی طرف سے پیدا کی گئی ہے، جیسا کہ قدرت نے از قسم نباتات دوسری چیزوں (جڑی بوٹیوں وغیرہ) میں مختلف اقسام کی خاصیتیں رکھی ہیں، یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی معلوم ہوئی ہوگی کہ (عجوہ) کھجور میں یہ خاصیت ہے، یا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے اس کھجور میں یہ خاصیت ہے (۴) عجوہ کا درخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے لگایا۔

علامہ ابن اثیری کہتے ہیں کہ عجوہ صیمانی سے بڑی ہے، اس کا درخت خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست اطہر سے لگایا تھا:

”ضرب من التمر اکبر من الصیمانی و هو مما غرسه المصطفیا بیده فی المدینة“ (۵)

سات کے عدد میں حکمت:

جہاں تک سات کے عدد کی تخصیص کا سوال ہے تو اس کی وجہ شارع کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں، بلکہ اس کا علم توقیفی ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سماعت پر موقوف ہے کہ آپ نے سات ہی کا عدد فرمایا اور سننے والوں نے اسی کو نقل کیا، نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تخصیص کی وجہ بیان فرمائی اور نہ سننے والوں نے دریافت کیا، جیسا کہ رکعات وغیرہ کے اعداد کا مسئلہ ہے۔ (٦)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سات ہی کا عدد بہتر اور مناسب ہے، اس کی حکمت اور حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔ (۷)

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کھجور کی تمام اقسام میں سے عجوہ کو خصوصیت

دینا اور پھر سات کے عدد کے ساتھ مخصوص فرمانا یہ امور اسرار سے ہیں جن کی حکمت ہم تو نہیں سمجھ سکتے' لیکن جو کچھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، اس پر ایمان رکھنا واجب ہے اور یہی اعتقاد رکھنا چاہیئے کہ عجوہ ہی کو برتری وفضیلت ہے اور اس میں بھی ضرور کوئی حکمت ہے۔ (۸)

سات کے عدد میں عجیب نقطہ:

بعض اہل علم نے نماز میں سات فرائض کی حکمت یہ لکھی ہے کہ انسان کا جسم سات چیزوں سے بنا ہے:
۱: مغز یعنی بھیجا' ۲: رگیں' ۳: گوشت' ۴: پٹھے' ۵: ہڈیاں' ۶: خون' ۷: جلد یعنی کھال' یہ سب سات ہوئے، ان ساتوں اجزاء کے شکریہ میں سات فرض رکھے گئے' ہر ایک چیز کا شکریہ ایک فرض۔ (۹)
کیا بعید ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات کھجور کھانے کی تاثیر یہ بیان فرمائی کہ انسان کا جسم سات اشیاء سے بنا ہے' ہر شئے کے بدلہ میں ایک کھجور۔

سات عدد کے متعلق علامہ ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریر:

حافظ ابن قیم جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ سات کے عدد کی حکمت بیان فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:
"رہ گئی سات عدد کی بات تو اس کو حساب اور شریعت دونوں میں خاص مقام حاصل ہے' خدا تعالیٰ نے سات آسمان بنائے' سات زمین پیدا کیں' ہفتے کے سات دن مقرر فرمائے' انسان کی اپنی تخلیق سات مرحلوں میں ہوئی' خدا تعالیٰ نے اپنے گھر کا طواف اپنے بندوں کے ذمہ سات چکروں سے شروع کیا' سعی بین الصفا والمروۃ کے چکر بھی سات مرتبہ شروع کئے' عیدین کی تکبیریں سات ہیں' سات برس کی عمر میں بچوں کو نماز پڑھنے کی ترغیب دلانے کا حکم ہوا' حدیث میں ہے:

"مروهم بالصلاة وهم سبع سنين"
یعنی اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دو۔

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض میں سات مشکیزہ پانی سے غسل کرانے کے لئے فرمایا: خدا نے قوم عاد پر طوفان سات رات تک جاری رکھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ: خدائے پاک! میری مدد فرما ایسے سات سے جیسے سات حضرت یوسف علیہ السلام کو عطا فرمائے تھے۔

خدا کی طرف سے صدقہ کا ثواب جو صدقہ دینے والوں کو ملے گا سات بالیوں سے (جو ایک دانہ سے اگتی ہیں جن میں سو سو دانے ہوں) تشبیہ دی، اور وہ خواب جو حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا اس میں سات بالیاں ہی نظر آئی تھیں اور جن سالوں میں کاشت نہایت عمدہ ہوئی، وہ سات سال تھے اور صدقہ کا اجر سات سو گنا تک اور اس سے بھی زائد۔ سات کے ضرب کے ساتھ ملے گا۔

اس سے اندازہ ہوا کہ سات کے عدد میں ایسی خاصیت ہے جو دوسرے عدد کو حاصل نہیں، اس میں عدد کی ساری خصوصیات مجتمع ہیں، اور اطباء کو سات کے عدد سے خاص ربط ہے۔ خصوصیت سے ایام بحران میں بقراط کا مقولہ ہے کہ دنیا کی ہر چیز سات اجزاء پر مشتمل ہے۔ ستارے سات، ایام سات، بچہ کی طفولیت کی عمر سات، پھر صبی چودہ سال، پھر مراہق، پھر جوان، پھر کہولت، پھر شیخ پھر ہرم اور خدائے پاک ہی کو اس عدد کے مقرر کرنے کی حکمت معلوم ہے، اس کا وہی مطلب ہے جو ہم نے سمجھایا، اس کے علاوہ اس عدد کا نفع خاص اس چھوہارے کے سلسلے میں جو اس ارض مقدس کا ہو اور اس علاقے کا جو جادو اور زہر سے دفاع کرتا ہے، اس کے اثرات اس کے کھانے کے بعد روک دیئے جاتے ہیں، کھجور کے اس خواص کو اگر بقراط وجالینوس وغیرہ اطباء بیان کرتے تو اطباء کی جماعت آنکھ بند کر کے تسلیم کر لیتی اور اس پر اس طرح یقین کرتی جیسے نکلتے آفتاب پر یقین رکھتی ہے، حالانکہ یہ اطباء خواہ کسی درجہ کے عاقل ہوں وہ جو کچھ بھی کہتے ہیں وہ ان کی رسا عقل اور اٹکل یا گمان ہوتا ہے۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جس کی ہر بات یقینی اور قطعی اور کھلی دلیل وحی الٰہی ہو، اس کا قبول وتسلیم کرنا تو بہر حال ان اطباء سے زیادہ حسن قبولیت کا مستحق

ہے، نہ کہ اعتراض کا مقام ہے اور زہر کی دافع دوائیں کبھی بالکیفیت اثر انداز ہوتی ہیں، بعض بالخاصیۃ اثر انداز ہوتی ہیں۔ (۱۰)

عجوہ میں شفاء ہے:

”عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها ان رسول اللّٰه اقال ان فی العجوة شفاء و انها ترياق اول البكرة“۔ (۱۱)

ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”عالیہ کی عجوہ کھجوروں میں شفاء ہے اور وہ زہر وغیرہ کے لئے تریاق کی خاصیت رکھتی ہیں، جب کہ اس کو دن کے ابتدائی حصہ میں (یعنی نہار منہ کھایا جائے)۔“

تشریح: مدینہ منورہ کے اطراف قبا کی جانب جو علاقہ بلندی پر واقع ہے، وہ عالیہ یا عوالی کہلاتا ہے، اسی مناسبت سے ان اطراف میں جتنے گاؤں اور دیہات ہیں، ان سب کو عالیہ یا عوالی کہتے ہیں، اسی سمت میں نجد کا علاقہ ہے، اور اس کے مقابل سمت میں جو علاقہ ہے وہ نشیبی ہے اور اس کو سافلہ کہا جاتا ہے، اس سمت میں ”تہامہ“ کا علاقہ ہے، اس زمانہ میں عالیہ یا عوالی کا سب سے نزدیک والا گاؤں مدینہ سے تین یا چار میل اور سب سے دور والا گاؤں سات یا آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔

”عالیہ کی عجوہ میں شفا ہے“ کا مطلب یا تو یہ ہے کہ دوسری جگہوں کی عجوہ کھجوروں کی بہ نسبت عالیہ کی عجوہ کھجوروں میں زیادہ شفا ہے، یا اس سے حدیث سابق کے مطلق مفہوم کی تعقید مراد ہے یعنی پچھلی حدیث میں مطلق عجوہ کھجور کی جو تاثیر و خاصیت بیان کی گئی ہے، اس کو اس حدیث کے ذریعہ واضح فرما دیا گیا ہے کہ مذکورہ تاثیر و خاصیت عالیہ کی عجوہ کھجوروں میں ہوتی ہے۔

تریاق ”ت“ کے پیش اور زبر دونوں کے ساتھ آتا ہے، وہ مشہور دوا ہے جو دافع زہر وغیرہ ہوتی ہے۔ (۱۲)

عجوہ میں دوران سر سے شفا:

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عجوہ کھجوروں کو دوران سر (جو بہت مشہور مرض ہے) کے لئے استعمال کرنے کا حکم فرمایا کرتی تھیں۔ (۱۳)

عجوہ کی یہ خصوصیت دائمی ہے:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عجوہ کی یہ خصوصیات صرف زمانہ مبارک نبویہ کے ساتھ ہی مقید نہیں، بلکہ عمومی اور دوامی ہیں۔ (۱۴)

قلب کے مرض کی شفا عجوہ کے ذریعہ:

”عن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال مرضت مرضاً اتانی النبی ا یعودنی فوضع یدہ بین ثدیی حتی وجدت بردھا فی فؤادی وقال انک رجل مفئود ائت الحارث بن کلدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اخا ثقیف فانہ رجل یتطبب فلیاخذ سبع تمرات من عجوۃ المدینۃ فلیجأ ھن بنواھن ثم لیلدك بھن“۔ (۱۵)

ترجمہ: ”حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شدید بیمار ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور آپ نے اپنا دست مبارک میری چھاتیوں کے درمیان رکھا اور اتنی دیر تک رکھا کہ میں نے اپنے قلب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کی خنکی (ٹھنڈک) محسوس کی، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کو قلب کی شکایت ہے، جاؤ حارث بن کلدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جا کر اپنا علاج کراؤ جو بنو ثقیف کا بھائی ہے اور وہ طبیب ہے، پس اسے چاہئے کہ مدینہ طیبہ کی سات کھجوریں لے کر اور انہیں ان کی گھٹلیوں سمیت پیس لے اور ان کا مالیدہ سا بنا کر تمہارے منہ میں ڈالے“۔

عجوہ میں جنون سے شفا ہے:

”قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العجوة من الجنة وهى شفاء من الجنة“۔ (۱۶)

ترجمہ: ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عجوہ جنت سے ہے اور اس میں جنون سے شفا ہے“۔

عجوہ جنت کی کھجور ہے:

”عن ابى هريره رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم العجوة من الجنة وما فيها شفاء من السم والكماة من المن وماء ها شفاء للعين“۔ (۱۷)

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عجوہ جنت کی کھجور ہے اور اس میں زہر سے شفاء ہے اور کماۃ (کھنبی) من (کی ایک قسم) اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفاء ہے“۔ (۱۸)

تشریح: ”عجوہ جنت کی کھجور ہے“ کا مطلب یا تو یہ ہے کہ عجوہ کی اصل جنت سے آئی ہے، یا یہ کہ جنت میں جو کھجور ہوگی وہ عجوہ ہے اور یا یہ کہ عجوہ ایسی سودمند اور راحت بخش کھجور ہے گویا وہ جنت کا میوہ ہے، زیادہ صحیح مطلب پہلا ہی ہے۔

عجوہ جنت کا میوہ ہے:

ایک روایت میں ہے کہ ”العجوة من فاكهة الجنة“ یعنی عجوہ جنت کا میوہ ہے، ان روایات میں عجوہ کی برکت اور اس کی منفعت میں مبالغہ مقصود ہے کہ عجوہ جنت کا میوہ ہے اور جنت کا کھانا تعب و تکلیف کو دور کرتا ہے۔ (۲۰)

علامہ ابن قیم جوزی رحمہ اللہ تعالیٰ اسی حدیث کو نقل فرما کر تحریر فرماتے ہیں: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس عجوہ سے مراد مدینہ منورہ کی عجوہ کھجوریں ہیں جو وہاں کی کھجور کی ایک عمدہ قسم ہے، حجازی کھجوروں میں سب

سے عمدہ اور مفید ترین کھجور ہے، یہ کھجور کی اعلیٰ قسم ہے، انتہائی لذیذ اور مزیدار ہوتی ہے، جسم اور قوت کے لئے موزوں ہے، تمام کھجوروں سے زیادہ رس دار، لذیذ اور عمدہ ہوتی ہے۔ (۲۱)

زمین پر تین چیزیں جنت کی ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے:

”لیس من الجنة فی الارض شئی الا ثلاثة اشیاء: غرس العجوة، والحجر، واواق تنزل فی الفرات کل یوم برکة من الجنة“۔ (۲۲)

ترجمہ: ”زمین پر جنت کی چیزوں میں سے تین چیزوں کے علاوہ کچھ نہیں: ۱: عجوہ کھجور کا پودا (درخت) ۲: حجر اسود، ۳: اور وہ برکت کی مقدار کثیر جو روزانہ جنت سے دریائے فرات پر اترتی ہے“۔

عجوہ جنت کا میوہ ہے، اس کے متعلق مختلف روایتیں ہیں، ایک روایت میں ”العجوة من فاکهة الجنة“ (۲۳) عجوہ جنت کا میوہ ہے، ایک روایت میں ہے: ”العجوة والصخرة والشجرة من الجنة“ اور (بیت المقدس کا) پتھر (چٹان) اور (بیعت رضوان والا) درخت جنت سے ہیں۔ (۲۴)

علامہ عبدالرؤف مناوی رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

”یہ عجوہ شکل وصورت ونام میں جنت کے عجوہ کے مشابہ ہے، لذت اور مزہ میں مشابہ نہیں، اس لئے کہ جنت کا کھانا دنیوی طعام کے مشابہ نہیں۔“ (۲۵)

عجوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھی:

”عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنه کان احب التمر الی رسول الله ا العجوة“۔ (۲۶)

”حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تمر کی تمام قسموں میں محبوب ترین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک عجوہ تھی“۔

حوالہ جات:

۱- بخاری، کتاب الطب باب الدواء بالعجوۃ للسحر،

۲- مرقاۃ ج:۸، ص:۱۷۴

۳- کھجوروں کے اقسام میں سے صیحانی بھی ہے، کہا جاتا ہے کہ ایک باغ میں حبیب کبریاء صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا تو اس کھجور کے ایک درخت نے آپ کی رسالت ونبوت کی گواہی دی، اس کا پھل صیحانی کہلاتا ہے (تاریخ المدینۃ المنورۃ ص:۷۸)

۴- مظاہر حق جدید ج:۴، ص:۹۵

۵- فیض القدیر ج:۴، ص:۴۹۵ تحت رقم الحدیث ۵۶۷۸

۶- مظاہر حق ج:۴، ص:۹۵

۷- فتح الباری ج:۱۰، ص:۱۹۷

۸- مسلم، کتاب الاشربۃ، باب فضل تمر المدینۃ

۹- معراج المؤمنین ص:۲۲

۱۰- طب نبوی ص:۱۹۹ (اردو)

۱۱- مسلم، کتاب الاشربۃ، باب فضل تمر المدینۃ

۱۲- مظاہر حق، ج:۴، ص:۹۶، مرقاۃ، ج:۸، ص:۱۷۵

۱۳- جذب القلوب ص:۲۹ بحوالہ تاریخ المدینۃ المنورۃ ص:۷۷

۱۴- فتح الباری ج:۱۰، ص:۱۹۷

۱۵- ترجمان السنۃ ج:۴، ص:۱۳۵، ابوداؤد کتاب الطب باب فی تمر العجوۃ

۱۶- ابن ماجۃ، ابواب الطب، باب الکمأۃ والعجوۃ

۱۷-مشکوٰۃ، کتاب الاطعمۃ، فصل ثانی کی آخری حدیث، ترمذی، کتاب الطب، باب ما جاء فی الکماۃ والعجوۃ

۱۸-مظاہر حق ج:۴، ص:۱۱۶

۱۹-مرقاۃ ج:۸، ص:۱۹۶

۲۰-طب نبوی (اردو) ص:۶۲۵

۲۱-کنز العمال ج:۱۲، ص:۲۱۶ رقم الحدیث ۳۴۷۳۶، فیض القدیر ج:۵، ص:۴۸۵ رقم الحدیث ۷۶۶۸

۲۲-فیض القدیر ج:۴، ص:۴۹۵ رقم الحدیث ۵۶۷۸

۲۳-ایضا رقم الحدیث ۵۶۷۹

۲۴-بعض حضرات نے صخرہ کا ترجمہ صخرہ کھجور سے کیا ہے یعنی عجوہ اور صخرہ دونوں جنت کی کھجوروں میں سے ہیں (تاریخ مدینۃ المنورۃ ص:۷۷)

۲۵-فیض القدیر ج:۴، ص:۴۹۵

۲۶-فیض القدیر ج:۵، ص:۱۰۵ رقم الحدیث ۶۵۰۲

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]